تبرکات ونوادر

غیر مطبوعہ وعظ

از عارف باللہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہ

خیر المدارس۔ ملتان

مرتبہ :۔ مولانا محمود احمد صاحب۔ یزمان ضلع بہاولپور

رمضان کے فضائل

اور اس کے

آداب وحقوق

خطبہ مسنونہ کے بعد :۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔

اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک مہینہ ہم کو عطار فرمایا ہے۔ اس واسطے سب مسلمانوں پہ اس کا شکریہ واجب ہے۔ بہت خوش قسمت ہیں وہ لوگ کہ جن کی زندگی میں مہینہ رمضان المبارک کا آئے اور وہ اس کے آداب اور حقوق ادا کرے جو اس کے حقوق ادا کرے۔ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ شاید دوسرا مہینہ آئے یا نہ آئے۔ اس واسطے اسکی جتنی قدر ہوسکے، بہت قدر کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کا رمضان نام رکھا ہے۔ رمضان مشتق ہے رمض سے اور رمض کے معنیٰ ہیں جلا دینے کے گویا یہ مہینہ مسلمانوں کے تمام گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اور یہ مہینہ اس واسطے مقرر کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے کہ انسان مختلف کام کرتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی کچھ ناجائز اور برے کام بھی ہو جاتے ہیں۔ تو جو برے کام اور گناہ ہوتے ہیں اس سے دل پر سیاہ نقطے لگ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو گناہ نہ چھوڑے تو اس کو اتنے نقطے لگتے ہیں کہ سارے دل کو گھیر لیتے ہیں۔ سارا دل کالا ہو جاتا ہے۔ اس واسطے اس نقطے کو توبہ سے دھولو۔ پھر مرتے وقت اسکو توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کے لئے یہ مہینہ مقرر کیا۔

اس میں دوزخ کے دروازے سب بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بہشتوں کے سب کھولے جاتے ہیں۔ سرکش بڑے بڑے شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں۔ اور لوگوں میں اللہ کی طرف سے فرشتے ندا کرتے ہیں۔ سارے گلی کوچے ہر دروازہ اور مکان پر یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ (اے خیر کے طلب کرنیوالے تو متوجہ ہوجا) یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔ (اے برائی کے طلب کرنیوالے تو رک جا) اللہ کے بندے جن

کے دل صاف ہیں وہ اس کو سنتے ہیں۔ اور رات کو جاگتے ہیں۔ بلکہ فرشتے ایک طائفہ ہے۔ وہ گلیوں میں کھڑا ہوتا ہے، وہ سفارش کرتے ہیں کہ اللہ جو اس وقت جاگتے ہیں تو ان کو بخش دینا وہ سفارش کرتے ہیں تو یہ سیاہی کو دھونے کیلئے جو گیارہ مہینوں میں لگتی ہے۔ تو گیارہ مہینوں کے بعد یہ ایک مہینہ توبہ کیلئے ہے۔ اس مہینے میں اجر و ثواب کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ نفلوں کا ثواب باقی مہینوں کے فرض کے برابر اور اس مہینے کے فرض باقی مہینوں کے ستر فرض کے برابر ہیں۔ اس واسطے انسان کو چاہیئے کہ اس میں غفلت نہ کرے۔ اس میں جتنی نیکی ہو سکے نیکی کرے، اس واسطے اس کو رمضان کہتے ہیں۔

رمضان اتنا مبارک ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کی اپنی طرف نسبت کی ہے۔ شَھْرُ اللّٰہِ معلوم ہوتا ہے کہ اس مہینے کو بڑی خصوصیت ہے۔ جیسے کہتے ہیں یہ چیز بھائی سرکاری ہے۔ یہ وردی سرکاری ہے۔ اس کی عظمت ہوتی ہے۔

تین عشرے ہیں اس مہینے میں اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ (اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ مرتب۔) پہلے دھاکے میں اللہ کی رحمت برستی ہے، دن میں بھی اور رات میں بھی۔ جو آدمی روزہ کا حق ادا کرے کھیتی والے کھیتی کریں نوکری والے نوکری کرتے ہیں۔ ان کا ہر کام عبادت ہو جاتا ہے۔ اس واسطے انسان کو چاہیئے کہ روزہ کے حقوق ادا کرے۔ روزہ کے حقوق یہ ہیں:- ۱۔ زبان کی حفاظت کرے۔ ۲۔ ہاتھ کو محفوظ رکھے، چوری نہ کرے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ۳۔ پیروں سے ناجائز کاموں کیطرف نہ چلے، سینما، تماشا، فاجر، فاسق، فجار کی مجلس کیطرف چلنا گناہ ہے۔ چلے تو مسئلہ پوچھنے کیلئے علماء کے پاس جائے، والدین کی خدمت کرے۔ ۴۔ دل میں برے خیالات نہ لائے، کہیں عبادت کا فکر ہے، کہیں نماز کا فکر ہے۔ تو اس عشرہ میں بارش کی طرح اللہ کی رحمت برستی ہے۔ اب بارش کے قطرے نہیں شمار کر سکتے۔ اسی طرح سے چاروں طرف سے اللہ کی رحمت برستی ہے۔

دوسرا عشرہ جو ہے اس کا نام ہے عشرۂ مغفرت، جو گناہ ہوتے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں۔ بیسویں دن سب معاف ہو جاتے، البتہ حقوق العباد نہیں معاف ہوتے، اس کی صورت یہ ہے کہ اس آدمی کے سامنے جاکر معافی مانگے کہ میں نے تیرا فلاں نقصان کیا ہے تو معاف کردے۔ اگر معاف نہ کرے تو رقم ادا کردے۔ نماز رہی ہوئی ہے تو اسکو قضا کرے اور روزے رہے ہوئے ہیں تو ان کو بھی قضا کرے۔ باقی جو گناہ کر لیتے ہیں۔ بدنظری برائی کر لی ہے اس کا بدلہ یہ ہے توبہ کرے

تنہائی میں روئے معاف ہو جائیں گے۔ ہاتھ اٹھائے وہ خالی نہیں جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے بندے! جس وقت تو ہاتھ اٹھاتا ہے تیرے اتنے گناہ ہیں جن سے آسمان اور زمین کے درمیان جو پول ہے اتنے گناہ ہیں، تو میں اسکو بھی معاف کر دیتا ہوں، مجھے شرم آتی ہے ہاتھ واپس کرتے ہوئے۔

وَاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ (اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے) جو گناہگار ہوتے ہیں وہ رمضان کی برکت سے معافی ہو جاتے ہیں اور دوزخ سے رہائی ہو جاتی ہے۔ پھر وہ مستحق جنت ہو جاتے ہیں۔ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ کیا ہے۔؟ جو کھاتا پیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت یہ ہے کہ دنیا کے جتنے کام ہیں سب کو عبادت میں داخل کرتا ہے۔ بلکہ ایک مسئلہ ہے کہ رات کو پیٹ بھر کے کھا لیتا ہے تو اللہ کے نزدیک نہ کھانے میں شمار ہے تو یہ ملائکہ اور اللہ تعالیٰ کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ فرشتے اور اللہ کھانے پینے سے بری ہے۔ اس لئے کہ رات کو یہ اس واسطے کھاتا ہے۔ کہ دن کو نہیں کھاؤں گا۔ تو یہ کھانا نہ کھانے کے برابر ہے۔ جیسا کہ دیکھو آپؐ ۶ھ میں ایک پہلا عمرہ کرنے کیلئے تشریف لے جاتے ہیں۔ آپؐ ڈیڑھ ہزار آدمی لے جاتے ہیں۔ آگے کفار کا لشکر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم آپکو آگے نہیں آنے دیتے کفار نے کہا اپنے غزور میں۔ ہوتے ہوتے۔ قصہ لمبا ہے۔ پھر صلح ہو گئی۔ آخر بہت گرا ہوا فیصلہ ہوا کہ آپؐ اس دفعہ مدینے واپس جائیں۔ اور آئندہ سال بھی صرف تین دن کے لئے آئیں اور فوراً واپس چلے جائیں اور دوسری شرائط بھی لگائیں، صلح تمام ہو گئی۔ اور پھر آپؐ واپس ہو گئے راستہ میں آیت نازل ہوئی۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ بیشک ہم نے آپکو ایک کھلم کھلا فتح دی۔ حالانکہ یہ فتح دو سال بعد میں ہوئی، مکہ ۸ھ میں فتح ہوا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فتح رکھا ہے۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت یہ کی تھی، صلح اس واسطے کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس سے آگے فتح کرا دے گا۔ تو اسی طرح یہ کھانا نہ کھانے کی نیت سے ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی نہ کھانا ہوا۔ اس واسطے مشابہ ہو جاتا ہے۔ تو بڑا ثواب ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے، وتصفد فیہ مردۃ الشیاطین۔ (حدیث میں آتا ہے، اس مہینے میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ مرتب) تو اس کے باوجود لوگ برائی زنا بدکاری چوری کیوں کرتے ہیں۔؟ علماء نے جواب دیا ہے، اور بڑا سچا جواب دیا ہے۔ کہ لفظ ہے مَرَدَۃٌ کا۔ مَرَدَۃٌ کہتے ہیں سرکش شیاطین کو تو وہ تو قید کر دیئے جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے باقی رہ جاتے ہیں۔ وہ وسوسے ڈالتے ہیں۔ اور برے خیالات ڈالتے ہیں تو یہ گناہ ان کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (دوسرا جواب) شاہ اسحٰق صاحبؒ فرماتے ہیں کہ گناہ دو وجہ سے ہوتے ہیں، ایک

شیاطین کی وجہ سے ۔ یہ لاحول سے بھاگ جاتا ہے ، اذان سے بھاگتا ہے ۔ اقامت سے بھاگتا ہے ۔ شیطان بڑا دشمن ہونے کے ساتھ کمزور بھی بڑا ہے ۔ دوسری چیز ہے نفس ، یہ ہر وقت انسان کو رغبت دیتا ہے برائی کی ، یہ نفس ہر وقت موجود رہتا ہے ، لاحول وغیرہ سے بھاگتا نہیں ۔ تو اسکی وجہ سے گناہ ہوتے ہیں ۔ پھر اللہ تعالیٰ کا دین یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے تاکہ لوگ نیکی کریں اور دوزخ سے بچیں ۔ جب ہم روزہ کھولتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ سات لاکھ گنہگاروں کو معاف کرتے ہیں ۔ روزے داروں کے روزہ کھولنے کی خوشی میں ۔ اور جمعہ کے دن اتنے لوگوں کو معاف کرتے ہیں جتنے ہفتہ میں سارے معاف ہوئے تھے ۔ اور انتیسویں یا تیسویں دن اتنے لوگوں کو بخشتے ہیں جتنے ہر ہر دن اور ہر ہر جمعہ میں ۔ جیسا کہ یہاں بھی نظام یہی ہے ۔ دنیا میں بھی ہوتا ہے ۔ جب کوئی بادشاہ جاتا ہے تو بہت سے قیدیوں کو رہا کر دیتا ہے ۔ اس آخری دن میں رضائے الٰہی نصیب ہوتی ہے ۔ اور رضوانٌ من اللہ اکبر ۔

تنوین تقلیلی ہے تھوڑی سی رضامندی بھی اللہ کی بہت بڑی چیز ہے ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ جوتے میں بھی جگہ مل جائے تو بہت بڑی دولت ہے ۔ آتا ہے کہ جسکو سب سے آخر میں معاف کریں گے وہ علماء انبیاء کی سفارش سے معاف کریں گے ۔ اللہ پوچھیں گے اور تو کوئی نہیں رہتا انبیاء علماء کہیں گے کہ نہیں اور کوئی نہیں رہا ، اللہ کہیں گے میری نظر میں اور بھی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھریں گے ۔ بندوں کی طرح مٹھی مت سمجھو ، اور ہزاروں گناہگاروں کو نکال دیں گے ۔

نوٹ :- (از احقر جامع غفرلہٗ اس سے آگے بندہ نے اشارے کے طور پر اپنی کاپی میں قوسین میں (الی آخر الحدیث) لکھ لیا تھا ۔ مکمل وعظ حضرت کی تعبیر کے ساتھ لکھی نہ جا سکی تھی ۔ تاہم اس کے بعض اجزاء نقل کر دیئے تھے جو یہ ہیں ۔ مرتب)

مانگ تو اپنے منہ سے جو مانگتا ہے ۔ غرضیکہ اتنا مانگے گا عطیٰ دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے دس گنا زیادہ دیدیا ۔ یہ احسان ہوگا ۔ نہایت چھوٹے درجے کے جنتی پر ۔ اور بڑے جنتیوں کا تو کیا کہنا جب پلصراط سے گذریں گے تو پلصراط پر پولیس ہوگی ایک پولیس ٹکٹ کلمے کا دیکھے گی ، ٹکٹ ہوگا تو آگے جائے ۔ ورنہ وہیں کٹ کر گر جائیگا ۔ دوسری پولیس نماز کا ٹکٹ دیکھے گی ، سب چیزیں دیکھیں گے ۔ کامل مومن ہر ایکطرح سے وہاں سے گذریں گے تو کہیگا کہ پلصراط تو دیکھ لیں یہ کیا ہے ۔ وہ مومن پلصراط کو دیکھنے کیلئے کھڑا ہو جائیگا دوزخ پکار اٹھے گی اسکی زبان ہوگی جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ يُطْفِئُ نَارِیْ ۔ اے مومن جلدی یہاں سے چلا جا ، کھڑا نہ ہو کیونکہ تیرا نور میری نار کو بجھا رہا ہے ۔ —— دعا کرو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمادے ۔ آمین ۔